65941-سورج طلوع ہونے تک نماز فجر میں تاخر کرنا

سوال

نماز فجر میں سورج نکلنے تک تاخیر کرنے کا حکم کیا ہے، نہ کہ اس کے وقت میں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

نماز پنجگانہ کے اوقات مقرر اور محدد ہیں، اس وقت کی ابتدا اور انتہاء دونوں محدود ہیں جس میں نماز ادا کرنا ضروری ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{یقینا مومنوں پر نماز مقررہ وقت میں ادا کرنی فرض کی گئی ہے}.النساء (103).

یعنی اس کے وقت میں ادا کرنی فرض ہے.

یہ آیت اس کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے، اور یہ کہ نماز کے لیے وقت مقرر ہے، اگر وقت میں نماز ادا نہ کی جائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی، نماز پنجگانہ کے یہ اوقات ہر چھوٹے بڑے اور عالم وجاہل مسلمان کے ہاں معروف ہیں جو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے اخذ کیے ہیں :

"نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے" انتہی

ماخوذ از : تفسیر السعدی صفحہ نمبر (103).

بغیر کسی عذر کے نماز وقت میں ادا نہ کرنا اور اس میں تاخیر کرنا کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے، اور پھر اللہ تعالی نے اس عمل پر وعید سناتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے :

{ان نمازیوں کے لیے ہلاکت وتباہی ہے جو نماز میں سستی کرتے ہیں}.الماعون (4-5).

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں :

جو لوگ اسے وقت سے لیٹ کر کے ادا کرتے ہیں.

دیکھیں : تفسیر القرطبی (211/20).

دوم :

سوال نمبر (9940) کے جواب میں نماز پنجگانہ کے اوقات تفصیل سے بیان ہو چکے ہیں اس کا مطالعہ کریں.

نماز فجر کا وقت طلوع فجر صادق سے لیکر طلوع آفتاب تک رہتا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تک ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (612).

جب نماز اس وقت میں ادا کی جائے تو یہ وقت ادا ہوگی، اس بنا پر سوال میں جو یہ بیان ہوا ہے کہ طلوع آفتاب کے قریب اس کا وقت نہیں ہوگا، یہ بات صحیح نہیں، بلکہ صبح کی نماز کا وقت طلوع آفتاب تک جاتا ہے.

سوم :

ہوسکتا ہے سائل نے اس طرف اشارہ کیا ہو کہ بعض لوگ نماز فجر میں تاخیر کرتے ہیں تا کہ انہیں نماز فجر کا وقت شروع ہونے کا یقین ہوجائے، یا پھر ظن غالب ہو کہ فجر کا وقت ہوگیا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ بعض کلینڈروں اور نظام الاوقات میں نماز فجر کے وقت کی تحدید میں غلطیاں پائی جاتی ہے.

لیکن یہ غلطی اس حد تک نہیں جاتی بلکہ بعض علماء کرام نے اس کا اندازہ بیس سے تیس منٹ تک لگایا ہے.

اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (26763) کے جواب کا مطالعہ کریں.

چہارم :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ آپ دن کی روشنی شروع ہونے سے قبل نماز فجر ادا کرلیتے تھے اس کی دلیل میں چند احادیث پیش کی جاتی ہیں :

1-امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کیا کرتے تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (560) صحیح مسلم حدیث نمبر (646).

2-عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں ادا فرماتے تو مومن عورتوں نماز ادا کر کے گھروں کو جاتی تو اندھیرے کی بنا پر پہچانی نہ جاتی تھیں، یا وہ ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتی تھیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (872) صحیح مسلم حدیث نمبر (646).

"الغلس" رات کے آخری حصہ کا اندھیرا.

جیسا کہ قاموس میں ہے، یہ فجر کا اول وقت ہے. انتہی

ماخوذ از: سبل السلام.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اندھیرے کی بنا پر وہ پہچانی نہ جاتی تھیں" یہ رات کا باقی ماندہ اندھیرا ہے.

داودی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس کا معنی یہ ہے کہ : وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں کہ وہ ان کی عورتیں ہیں یا مرد" انتہی

ماخوذ از: شرح مسلم للنووی

3- مغیث بن سمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھ صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی، اور جب سلام پھرا تو میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس گیا اور انہیں کہنے لگا :

یہ کونسی نماز ہے! انہوں نے فرمایا :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمر اور جب عثمان رضی اللہ تعالی عنہم کو خنجر مارے گئے تو ان کے ساتھ ہماری یہی نماز تھی.

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (671) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ یہ احادیث اس کی دلیل ہیں کہ رسول کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز اول وقت میں ادا کیا کرتے تھے.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی "المغنی" میں کہتے ہیں :

"اور صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرنی افضل ہے، امام مالک، امام شافعی، اسحق رحمہم اللہ کا قول یہی ہے، اور ابو بکر، عمر، ابن مسعود، اور ابو موسی، ابن زبیر، رضی اللہ تعالی عنہم، عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی عنہ سے یہی مروی ہے" انتہی

واللہ اعلم.